



## سوال

(159) آب زم زم

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا آب زم زم کے فائدہ کے بارے میں کوئی صحیح حدیث ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

احادیث صحیحہ سے آب زم زم کے بارے میں یہ ثابت ہے کہ یہ مقدس اور مبارک پانی ہے۔ صحیح حدیث سے یہ ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے زم زم کے بارے میں فرمایا:

«إِنَّمَا مَبَارَكَةٌ، إِنَّمَا طَعَامٌ طَعِيمٌ» (صحیح مسلم فضائل الصحابة من ابی ذر رضی اللہ عنہ حدیث: 2473)

”یہ پانی مبارک ہے اور یہ کھانے والے کے لیے کھانا بھی ہے۔“

الوداؤد کی روایت میں بسند جید یہ الفاظ بھی ہیں:

(وشفا سقم) مسند ابی داؤد الطیالسی الجزء الثانی ص: 61)

”یہ بیماری کے لیے شفاء بھی ہے۔“

یہ احادیث آب زم زم کی فضیلت پر دلالت کرتی ہیں کہ یہ کھانے والے کے لیے کھانا، بیمار کے لیے شفا ہے اور بلاشبہ یہ انتہائی بابرکت پانی ہے۔ سنت یہ ہے کہ آب زم زم کو نوش کیا جائے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے نوش جان فرمایا، کیونکہ اس میں برکت ہے۔ یہ پاک کھانا ہے۔ جب میسر ہو اسے تناول کرنا چاہیے، جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے بھی اسے تناول فرمایا تھا۔ یاد رہے! آب زم زم کے ساتھ وضو کرنا، استنجاء کرنا اور بوقت ضرورت غسل جنابت کرنا بھی جائز ہے۔ حدیث سے ثابت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں سے پانی نکلا تو لوگوں نے اس پانی کو لے لیا تھا (۱) صحیح مسلم، فضائل الصحابة، باب من فضائل ابی ذر رضی اللہ عنہ، حدیث: 2473:

تاکہ اس سے اپنی پیٹنی، وضو کرنے، کپڑوں کو دھونے اور استنجاء کرنے کی ضرورتوں کو پورا کریں اور امر واقع یہ ہے کہ انہوں نے ان تمام ضرورتوں کے لیے اس پانی کو استعمال کیا۔ آب زم زم اگرچہ اس پانی کی طرح تو نہیں ہے، جو آپ کی مبارک انگلیوں سے نکلا، اس سے مرتبہ میں بڑھ کر بھی نہیں ہو سکتا، تاہم یہ دونوں ہی بے حد مقدس پانی ہیں اور جب



نبی ﷺ کی مبارک اور مقدس انگلیوں سے پھوٹے والے پانی سے وضو کرنا، غسل کرنا، استنجا کرنا اور کپڑوں کو دھونا جائز تھا تو آب زمزم کو ان تمام کاموں کے لیے استعمال کرنا بھی جائز ہوگا۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## فتاویٰ اسلامیہ

ج 4 ص 136

محدث فتویٰ